ایک تجزیاتی کیس سٹڈی

پاس یا برداشت کر لو نہیں — جوابدہی

شکل بمقابلہ حقیقت

ہ تحریر کسی فرد کے خلاف نہیں، ایک عمومی سوچ اور طرزِعمل کے سماجی اثرات پر تجزیہ ہے۔ مقصد صرف آگاہی اور جوابدہی ہے۔

Submitted by: Muhammad Kashif Irshad

Email: dev@IrshadOS.com

December 19, 2025

Gift Apps & E-Books

IrshadOS.com

خاموشی رضامندی — اس لیے "چپ رہو" والا مشورہ قابلِ قبول نہیں

آج میرے لیے ایک دن میں دو واقعات نے ایک ہی سبق واضح کر دیا۔

1) آج گروپ میں کیا ہوا

آج ہی میں نے سوسائٹی کے گروپ میں ایک سیدھی سی بات کی:

اے جی ایم میں منظور شدہ سالانہ ایجنڈا کے مطابق پروگریس رپورٹ دیں — نمبری اور فیصد کے ساتھ۔

یعنی:

- مجموعی ایجنڈا کتنے فیصد مکمل ہوا؟
- ہر ایجنڈا آئٹم پر الگ الگ کتنی فیصد پیش رفت ہوئی؟
- کن آئٹمز میں تاخیر ہے، کیوں ہے، اور نیا ٹائم لائن کیا ہے؟

یہ کوئی ذاتی بات نہیں، یہ مینڈیٹ کی رپورٹنگ ہے۔

مگر جواب میں آج ہی وہی پرانا کلچر سامنے آیا:

پاس کر لو" — "برداشت کر لو" — "خاموش رہو"۔"

2) اسی دن عدالت والی خبر بھی سامنے آگئی

https://www.urdupoint.com/daily/livenews/2025-12-18/news-4654015.html

اسی دن میں نے ایک عدالتی خبر پڑھی جس کے متن میں رپورٹ ہوا کہ عدالت نے یہ عوامل نوٹ کیے:

- وقوعے کے وقت **مزاحمت کے آثار** میڈیکل رپورٹ میں نہیں ملے (تشدد یا زخم کے واضح نشانات نہیں)
- متاثرہ خاتون کے **کپڑے بطور ثبوت** پیش نہیں کیے گئے، اور یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ کپڑے پھٹے تھے
- واقعہ رہائشی علاقے کے قریب ہونے کے باوجود **شور نہیں کیا گیا** اور **مدد کے لیے کسی کو نہیں بلایا گیا**
- واقعہ کے بعد **کئی ماہ** تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور اہلِ خانہ سے بھی تذکرہ نہیں ہوا
- ایف آئی آر بھی تقریباً 7 **ماہ بعد** درج ہوئی

اور اسی طرح کے نکات کی بنیاد پر یہ تاثر سامنے آیا کہ اگر فوری ردِ عمل، مزاحمت، شور، اور بروقت رپورٹنگ نہ ہو تو بعد میں معاملہ "رضامندی" کے زاویے سے دیکھا جا سکتا ہے — حتیٰ کہ بعض قانونی تناظر میں اس سے مدعیہ کے بارے میں بھی سخت قانونی نتائج کی بحث نکل آتی ہے۔

اصل سبق (جو ہمیں سوسائٹی کے معاملے میں لینا ہے)

میں یہاں کسی کیس کے حق یا مخالفت میں نہیں جا رہا۔ میرا فوکس صرف یہ سماجی سبق ہے:

خاموشی اور تاخیر کو بعد میں آپ ہی کے خلاف دلیل بنایا جا سکتا ہے۔

آپ نے اگر اُس وقت آواز نہ اٹھائی، اعتراض نہ کیا، شور نہ کیا، یا ریکارڈ نہ بنایا — تو پھر بعد میں یہی سوال ہو سکتا ہے کہ:

"اُس وقت کیوں نہیں بولے؟"

یہی وجہ ہے کہ "پاس کر لو" اور "برداشت کر لو" والا مشورہ خطرناک ہے۔

یہ مشورہ بظاہر امن پیدا کرتا ہے، مگر حقیقت میں:

- غلطی کرنے والے کو طاقت دیتا ہے
- جوابدہی ختم کرتا ہے
- اور بعد میں خاموش رہنے والے کے لیے خود نقصان دہ دلیل بن سکتا ہے

ابدالین کے معاملے میں خاموشی کیوں نقصان ہے؟

کیونکہ ہمارا مطالبہ بالکل سادہ اور قانونی/اداراتی نوعیت کا ہے:

اے جی ایم منظور شدہ ایجنڈا کے مطابق پروگریس رپورٹ دیں۔

یہ مانگنا نہ بغاوت ہے، نہ ضد — یہ گورننس کی بنیادی شرط ہے۔

اگر ہم اس پر خاموش ہو جائیں تو کل کو یہی خاموشی "رضامندی" سمجھ کر ہر غلط یا غیر واضح رپورٹنگ کو نارمل بنا دیا جائے گا۔ پھر عوامی آواز کو دبانا آسان ہوگا، اور جوابدہی ختم ہو جائے گی۔

نتیجہ

اس لیے ہم واضح کرتے ہیں:

ہم خاموش نہیں رہیں گے۔

ہم آواز اٹھائیں گے — اور ضرور اٹھائیں گے — کیونکہ یہ ہمارے حق کے ساتھ ساتھ ہماری ذمہ داری بھی ہے۔

البتہ ہماری آواز:

- مہذب ہوگی
- تحریری ہوگی
- نمبری پوائنٹس کے ساتھ ہوگی
- اور صرف اے جی ایم مینڈیٹ کے گرد ہوگی

کیونکہ اگر ہم غلطی میں شریک نہیں تو پھر صحیح وقت پر اعتراض، ریکارڈ، اور مزاحمت ہی وہ واحد راستہ ہے جو ہمیں قانون، اصول، اور سچ کے ساتھ کھڑا رکھتا ہے۔

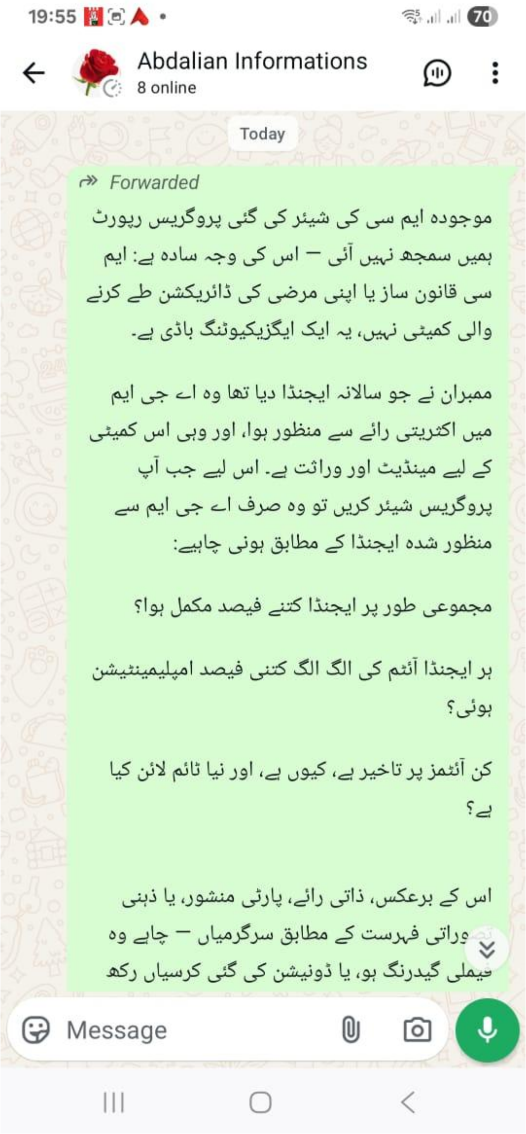

اے جی ایم سے منظور شدہ ایجنڈا کے مطابق نمبری اور فیصد والی پروگریس رپورٹ مانگی گئی،
کیونکہ کمیٹی قانون ساز نہیں بلکہ ایگزیکیوٹنگ باڈی ہے۔

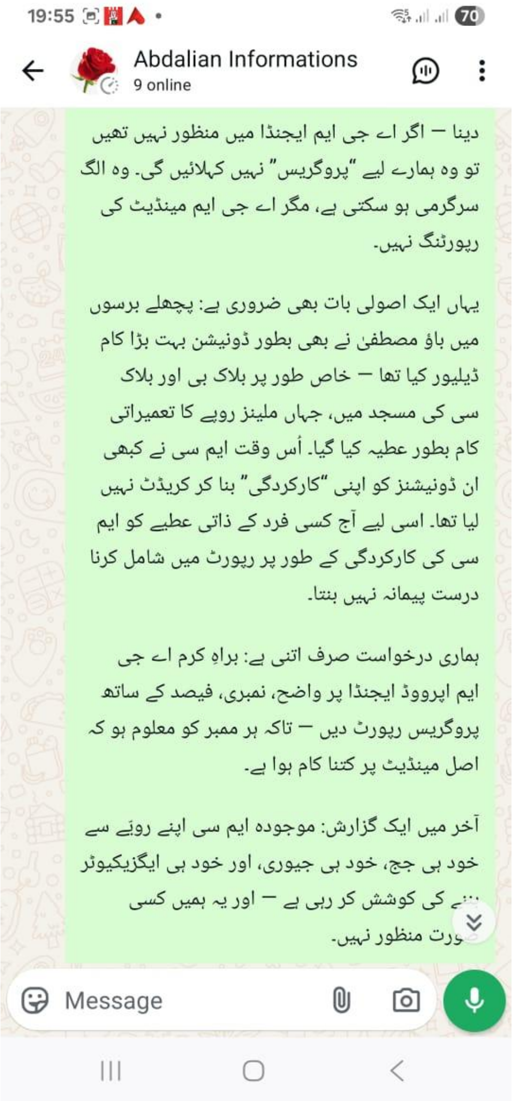

وضاحت: ذاتی رائے یا ڈونیشنز کو "کارکردگی" نہ بنایا جائے، اصل پیمانہ صرف اے جی ایم منظور شدہ ایجنڈا ہے، تاخیر کی وجہ اور نیا ٹائم لائن بھی واضح ہو۔

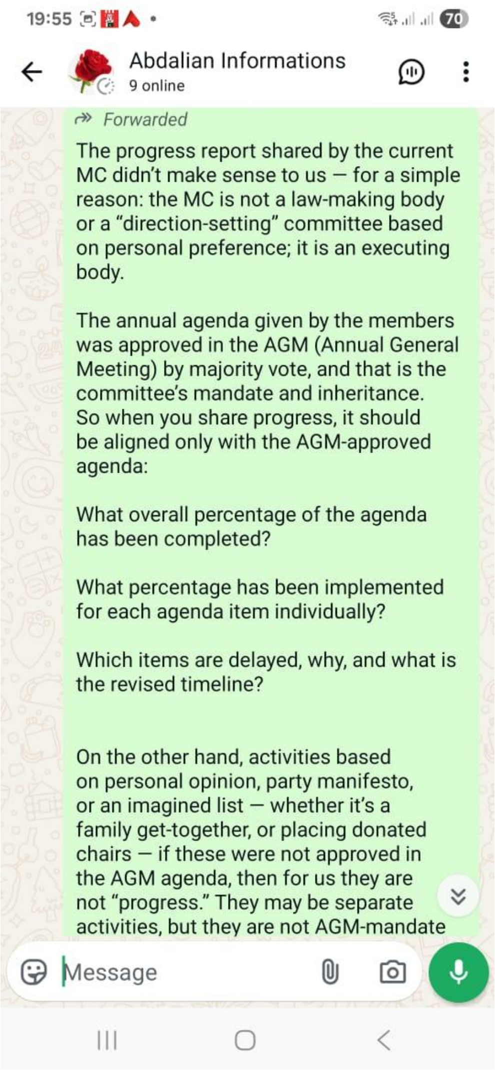

اسی مؤقف کا انگریزی خلاصہ، تاکہ پیغام ہر قاری کے لیے یکساں طور پر سمجھ میں آئے۔

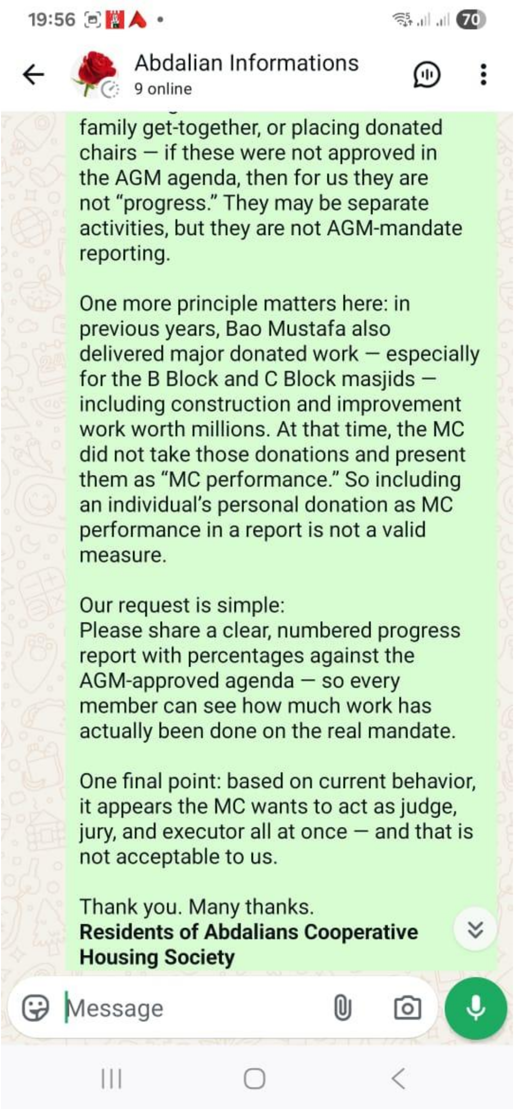

19:56

Abdalian Informations
9 online

family get-together, or placing donated chairs — if these were not approved in the AGM agenda, then for us they are not “progress.” They may be separate activities, but they are not AGM-mandate reporting.

One more principle matters here: in previous years, Bao Mustafa also delivered major donated work — especially for the B Block and C Block masjids — including construction and improvement work worth millions. At that time, the MC did not take those donations and present them as “MC performance.” So including an individual’s personal donation as MC performance in a report is not a valid measure.

Our request is simple:
Please share a clear, numbered progress report with percentages against the AGM-approved agenda — so every member can see how much work has actually been done on the real mandate.

One final point: based on current behavior, it appears the MC wants to act as judge, jury, and executor all at once — and that is not acceptable to us.

Thank you. Many thanks.
Residents of Abdalians Cooperative Housing Society

Message

سابقہ مثال: بڑے عطیات اور تعمیراتی کام پہلے بھی ہوئے، مگر انہیں ایم سی کی کارکردگی بنا کر رپورٹ نہیں کیا گیا، اس لیے آج بھی معیار وہی ہونا چاہیے۔

گروپ میں متعدد اراکین کی تائید: ”صرف اے جی ایم اپرووڈ کام ہی قابلِ قبول ہے“ — ساتھ ہی طنزیہ انداز میں ”پاس یا برداشت“ والی سوچ بھی سامنے آئی۔

زیادتی کا مقدمہ زنا بالرضا میں تبدیل، سپریم کورٹ نے ملزم کی قید میں کمی کر دی

مدعیہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی کیونکہ میڈیکل رپورٹ میں تشدد یا زخموں کے نشانات موجود نہیں، خاتون کے کپڑے بطور ثبوت پیش نہیں کیے گئے، 7 ماہ تک خاتون نے کوئی کارروائی کی نہ اہلخانہ سے تذکرہ کیا، فیصلے کا متن

ساجد علی جمعرات 18 دسمبر 2025 12:16

عدالتی خبر کی سرخی اور پس منظر: فیصلے کے تناظر میں خاموشی اور بروقت ردِ عمل جیسے عوامل پر عوامی بحث کا آغاز۔

19:57 69

urdupoint.com/daily/

اردو پوائنٹ

اہلخانہ سے تذکرہ لیا، فیصلے کا متن

ساجد علی جمعرات 18 دسمبر 2025 12:16

اسلام آباد (اُردو پوائنٹ اخبارتازہ ترین ۔ 18 دسمبر2025ء) سپریم کورٹ کی جانب سے زیادتی کے مقدمہ کو زنا بالرضا میں تبدیل کرکے ملزم کوسنائی جانے والی 20 سال کی سزاکم کرکے 5 سال قید بامشقت میں تبدیل کر دی، ملزم پر جرمانہ بھی 5 لاکھ سے کم کرکے 10 ہزار روپے کردیا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس حوالے سے جسٹس ملک شہزاد خان کی طرف سے تحریر کردہ 6 صفحات کا فیصلہ جاری کیا گیا ہے، فیصلے سے جسٹس صلاح الدین پنہور نے اختلاف کیا، تاہم فیصلے میں کہا گیا ہے کہ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مجرم مزید 2 ماہ تک قید رہے گا کیوں کہ ملزم کیخلاف کیس ریپ کا نہیں بلکہ رضامندی سے زنا کا بنتا ہے اور رضامندی سے زنا پر مدعیہ بھی سزا کی حقدار ہے۔

خبر کے متن میں یہ تاثر سامنے آیا کہ جرم کے وقت خاموشی، فوری مزاحمت یا شور نہ کرنا، اور تاخیر سے کارروائی کو ایسے دیکھا گیا کہ جیسے متاثرہ فریق کی طرف سے رضاکارانہ شمولیت/رضامندی کا پہلو نکلتا ہو — یعنی جرم پر خاموشی کو جرم میں رضاکارانہ طور پر شامل ہونے کے مترادف سمجھنے والی سوچ زیرِ بحث آئی۔

Urdu Point – News:

https://www.urdupoint.com/daily/livenews/2025-12-18/news-4654015.html